ہفتہ وار رسالہ: 264
WEEKLY BOOKLET:264

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ جات

# خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت

صفحات 21


ایک میل تک چیخنے کی گڑگڑاہٹ 03
آنکھ پھڑکنے کی انوکھی وصیت 10
ایک قطرہ آنسو اور آگ کے کئی سمندر 13
کلیجہ ہلا دینے والی ایک سچی داستان 20



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یہ مضمون "نیکی کی دعوت" صفحہ 272 تا 290 سے لیا گیا ہے۔

# خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت

**دُعائے عطار!** یارَبَّ المصطفیٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت" پڑھ یا سُن لے، اُس کو اپنے خوف سے اخلاص کے ساتھ رونے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

## دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: "دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔" (نسائی ص220، حدیث:1281)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں رونا ایک عظیم الشّان "نیکی" ہے، اِس لئے حُصولِ ثواب کی نیّت سے اِس نیکی کی ترغیب پر مبنی نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے رونے کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ کاش! کہیں ہم بھی سنجیدَگی اپنانے اور خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں آنسو بہانے والے بنیں۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں ذِکرِ مَحَبَّت عام ہے لیکن سوزِ مَحَبَّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## رونے والوں کے صَدقے نہ رونے والوں کی بخشش

سنّتوں بھرے اجتماعات، سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقوں اور محافِلِ نعت کی بھی کیا بات ہے! کوشش کر کے از ابتِدا تا اِنتہا ان میں شرکت کرنی چاہیے، نہ جانے کب

کسی کا دل چوٹ کھا جائے، اُس پر رِقّت طاری ہو اور اخلاصِ قلبی کے ساتھ اُس کی آنکھیں چھلک پڑیں اور اُس کو رَحمت اپنی آغوش میں لے لے اور اُس مُخلِص بندے کے اِخلاص کی بَرَکت سے وہاں موجود ہر مسلمان کی مغفِرت کر دی جائے۔ اجتِماعِ خیر میں رونے والے کی بَرَکت سے اہلِ مغفِرت کی کثرت کا اس حدیثِ مبارکہ سے اندازہ لگایئے۔ چُنانچِہ ایک مرتبہ سرورِ کونین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خطبہ دیا تو حاضِرین میں سے ایک شخص رو پڑا۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مؤمِن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے: اَللّٰھُمَّ شَفِّعِ الْبَكَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْكِ یعنی اے اللہ پاک! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شَفاعت قَبول فرما۔ (شعب الایمان، 1/494، حدیث:810)

حضرت مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کُجا آبِ رَواں غُنچہ بُوَد　　ہر کُجا اشکِ رَواں رَحمت بُوَد

(جب آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین پر غنچے اور گُل کھلتے ہیں اور جب خوفِ خدا سے کسی کے آنسو جاری ہوتے ہیں تو رحمت کے پھول کھلتے ہیں)

## مکھی کے سر برابر آنسو

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس مؤمِن کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچِہ مکّھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہِری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اُسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، 1/491، حدیث:802)

قلبِ مُضطَر چشمِ تر سوزِ جگر سینہ تپاں
طالبِ آہ و فُغاں جانِ جہاں! عطاؔر ہے
(وسائلِ بخشش، ص222)

## ایک میل تک سینے کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی!

حُجَّۃُ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قَدَر گریہ و زاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک مِیل کے فاصلے سے ان کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (احیاء العلوم، 4/224)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے
اللہ! مگر دل سے قَساوَت[1] نہیں جاتی

## سرکارِ مدینہ کے بعد کس کا رُتبہ ہے؟

سبحانَ اللہ! جس کا مرتبہ اللہ پاک کی جناب میں جتنا بڑا ہوتا ہے وہ اُسی قَدَر زیادہ خوفِ خدا کا حامِل ہوتا ہے جیسا کہ ابھی آپ نے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کے گریہ وزاری کا حال سنا۔ آپ علیہ السّلام کے عظیم الشّان رُتبے کی بھی کیا بات ہے! جی ہاں، ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد ساری مخلوقات میں آپ علیہ السّلام ہی افضل ہیں! چُنانچہ فَقیہِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدّین اَمجدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سُوال جواب پر مبنی کتاب "اسلامی تعلیم" صَفْحہ 194 تا 195 پر فرماتے ہیں: "حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد سب سے بڑے مرتبے والے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام، پھر حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام

1 ...یعنی سختی

اور (پھر) حضرت نُوح نَجِیُّ اللہ علیہ السّلام، ان حضرات کو مُرسلینِ اُولُو العزم کہا جاتا ہے۔“
(اسلامی تعلیم، ص195 بتغیر)

## شجر و حجر بھی رونے لگتے

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”خوفِ خدا“(160 صَفحات) صَفْحَہ 45 پر ہے: حضرت یحییٰ علیہ السّلام جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اِس قدر روتے کہ دَرَخت اور مِٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتّٰی کہ آپ علیہ السّلام کے والِدِ مُحترم حضرت زَکَرِیّا علیہ السّلام بھی دیکھ کر رونے لگتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب حضرت یحییٰ علیہ السّلام کے رُخسارِ مبارَک (یعنی بابَرَکت گالوں) پر زَخم ہو گئے تھے۔ والِدَہ ماجِدہ رحمۃُ اللہِ علیہا آپ علیہ السّلام کے پاکیزہ رُخساروں پر پَشمینے (یعنی اُون) کی پَٹّیاں چپکا دیتی تھیں۔ جب بھی آپ علیہ السّلام نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پَٹّیاں بھیگ جاتیں۔ والِدۂ مُحترمہ (مُح۔تَ۔رَمَہ) رحمۃُ اللہِ علیہا انہیں خشک کرنے کے لئے جب نِچوڑتیں اور آپ علیہ السّلام اپنی آنکھوں سے نکلنے والے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں اِس طرح عرض کرتے: ”اے اللہ پاک! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن یعنی سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔“ (احیاء العلوم، 4/225)

شرابِ مَحَبَّت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص81)

## جنّت و جہنّم کے درمیان گھاٹی ہے

نبی ابنِ نبی حضرت یحییٰ علیہ السّلام ایک مرتبہ کہیں کھو گئے۔ آپ علیہ السّلام کے والِدِ

مُحترم حضرت زَکَرِیّا علیہ السّلام تین دن تک تَلاشتے رہے، آخِرکار ایک مقام پر اس حال میں نظر آئے کہ ایک کُھدی ہوئی قَبْر میں کھڑے رو رہے ہیں۔ فرمایا: اے میرے لال! میں تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں قبر میں کھڑے آنسو بہا رہے ہو؟ عرض کی: بابا جان! کیا آپ علیہ السّلام نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ جنّت اور دوزخ کے درمِیان ایک گھاٹی ہے جسے وُہی طے کر سکتا ہے جو بَہُت رونے والا ہو، تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: میرے بیٹے! رؤو (رَو۔اَو) اور یہ فرماکر خود بھی ان کے ساتھ مل کر رونے لگے۔

(شعب الایمان، 1/ 493، حدیث: 809)

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ  مجھ کو تو روزِ آخرت فرما

(وسائلِ بخشش، ص113)

## آنسو کے ہر قطرے سے ایک فِرِشتے کی پیدائش

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ کریم کے کچھ فِرِشتے ایسے ہیں جن کے پہلو اُس (کریم) کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں، اُن کی آنکھ سے گرنے والے ہر آنسو کے قطرے سے ایک فِرِشتہ پیدا ہوتا ہے، جو کھڑے ہو کر اپنے رب کی پاکی بیان کرنا شُروع کر دیتا ہے۔

(شعب الایمان، 1/ 521، حدیث: 914)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ  میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص78)

## رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا

اللہ پاک کے سچے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”خوفِ خدا سے رونے والا ہرگز جہنّم

میں داخل نہیں ہوگا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپس آجائے۔“(شعب الایمان،1/ 490،حدیث:800)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے۔ جیسے ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِؕ ﴾ (پ8،الاعراف:40) ”ترجَمۂ کنز الایمان: جب تک سُوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔“ خوفِ خدا میں رونے کے بڑے فضائل ہیں اللہ پاک نصیب فرمادے۔

(مرآۃ المناجیح،5/ 436)

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولیٰ یہ صدا میری چشمِ نَم کی ہے

(وسائلِ بخشش،ص125)

## خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا

حضرتِ اَنَس رضی اللہُ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ خوشگوار ہے:جو شخص اللہ پاک کے خوف سے روئے،اللہ پاک اس کی بخشش فرمادے گا۔(ابن عدی،5/ 396)

سوزِشِ سینہ و جگر دے دے آرزو مجھ کو چشمِ نَم کی ہے

(وسائلِ بخشش،ص125)

## اگر آپ نَجات چاہتے ہیں تو۔۔۔۔

حضرتِ عُقبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ نے عرض کی:یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! نَجات کیا ہے؟فرمایا:﴿1﴾ اپنی زَبان کو روک رکھو(یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو،نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے(یعنی بِلا ضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾

گناہوں پر رونا اختیار کرو۔(ترمذی،4/182،حدیث:2414)

لائِقِ نار ہیں مرے اعمال التجا یا خدا کرم کی ہے

(وسائلِ بخشش،ص125)

## مُوسلا دھار بارِش شُروع ہوگئی

خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں رونا مقدَّر والوں کا حصّہ ہے،رونے کی سعادت پانے کے لئے رونے والوں کی صحبت نہایت مفید ہوتی ہے۔ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آپ کو بکثرت رونے والے ملیں گے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی صحبت اختِیار کیجئے ان کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کے مسافر بنئے،اگر رونا نہیں آتا تھا تو آپ کو بھی اِن شاءَ اللہ رونا آجائے گا۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک مَدَنی قافلہ 12 دن کے لئے بابُ الاسلام سندھ کے ضِلَع ”تھر پارکر“ کے ایک گاؤں اسمٰعیل کی ڈھانی پہنچا۔ یہ عَلاقہ کئی سالوں سے برسات کی بَرَکات سے محروم تھا،اور اِس سبب سے لوگ بَہُت پریشان تھے۔ نَماز کے بعد لوگوں نے مَدَنی قافِلے والوں سے بارِش کی دُعا کے لئے کہا،عاشِقانِ رسول نے ہاتھ اُٹھا دیئے،سارے نَمازی بھی دُعا میں شامل تھے،ابھی دُعا جاری تھی کہ ایک دم کالے کالے بادَل اُمنڈ آئے، رَحمت کی گھنگھور گھٹا چھا گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارِش شُروع ہوگئی جب کہ کچھ دیر قبل مَطلَع بِالکل صاف تھا اور سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ سارے گاؤں میں مَدَنی قافلے کی اِس بَرَکت کی دھوم مچ گئی۔ وہاں کے عُلَماء وائمّۂ کِرام نے اِس برسنے والی بارش کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول کی دعا کا ثَمَر (یعنی نتیجہ) قرار دیا۔

خوب ہوں بارِشیں،دور ہوں خارِشیں قحط کے دن ٹلیں، قافلے میں چلو

برسے برسات جب، باغ و گلزار سب لہلہانے لگیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج

سبحانَ اللہ! مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بَرَکتیں ہیں! واقِعی بارِش بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، قراٰنِ پاک پارہ 26 سورۂ قٓ آیت 9 میں بارش کو "مَآءً مُّبٰرَكًا" ترجَمۂ کنزالایمان: "برکت والا پانی" کہا گیا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل" (صفحات 40) صفحہ 30 پر ہے: حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شِفا چاہے تو قراٰنِ عظیم کی کوئی آیت رِکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورَت سے اُس کے مَہر میں سے ایک دِرہم اُس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شِفا ہے۔(مواہب لدنیہ، 3/48، فتاوٰی رضویہ، 23/155) ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف اَمراض میں شہد اور بارش کا پانی دیا ہے اسے دیگر نسخوں سے بڑھ کر نَفع بخش پایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## خوفِ خدا سے رونا سنَّت ہے

حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ (پ27، النجم: 59، 60)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا اس بات سے تم تَعَجُّب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

تو اَصحابِ صُفَّہ رضی اللہ عنہم اِس قَدَر روئے کہ ان کے مبارَک رُخسار (یعنی پاکیزہ گال) آنسوؤں سے تَر ہوگئے۔ انہیں روتا دیکھ کر رَحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بہتے ہوئے آنسو دیکھ کر وہ صاحِبان اور بھی زیادہ رونے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنّم میں داخِل نہیں ہو گا جو اللہ پاک کے ڈر سے رویا ہو۔ (شعب الایمان، 1/489، حدیث: 798)

اللہ! کیا جہنّم اب بھی نہ سرد ہو گا؟ رو رو کے مصطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص102)

شرحِ کلامِ رضاؔ: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ خدائے غفّار کے دربارِ گُہَربار میں عرض گزار ہیں: یا اللہ پاک! کیا جہنّم کی آگ غلامانِ مصطَفٰے کے حق میں اب بھی سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پَروَردگار! تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے ہیں، اِتنا روئے ہیں گویا رو رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

خدائے غفّار بخش دے اب، حبیب کی لاج رکھ ہی لے اب
ہمارا غمخوار فکرِ اُمّت، میں دیکھ آنسو بہا رہا ہے

(وسائلِ بخشش، ص459)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## رونے جیسی صورت بنا لے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: "جو شخص رو سکتا ہو تو روئے اور اگر رونا نہ آتا ہو تو رونے جیسی صورت بنا لے۔" (احیاء العلوم، 4/201)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اچّھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فضائلِ دُعا“ (318 صفحات) صَفْحَہ 81 پر دُعا کی قبولیَّت کے آداب میں ادب نمبر 33 ہے: (دعا کے دَوران) ”آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اِجابَت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صُورت بھی نیک (یعنی اچھی) ہے۔“ دعا کے بیان کردہ ادب کی شَرح میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ (رونی) صورت بنانا بہ نیّتِ تَشَبُّہ (یعنی رونے والوں کی نقّالی) اللہ پاک کے حُضُور (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) ہے نہ کہ اَوروں کے دکھانے کو کہ وہ (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے کرنا) ریا ہے اور حرام، یہ نکتہ یاد رہے۔

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

(وسائلِ بخشش، ص238)

## سر اور داڑھی میں آٹا چھڑکنے کی انوکھی وصیَّت

اچّھوں کی نقّالی کے ضِمن میں ”مَعدِنِ اَخلاق“ حصّہ اوّل صَفْحَہ 54 پر دی ہوئی ایک دلچسپ حکایت کچھ تبدیلی کے ساتھ عرض کرتا ہوں: ایک مَسخرے نے مرتے وقت اپنے دوست کو وصیّت کی کہ جب مجھے دَفن کرنے لگو تو میری داڑھی اور سر کے بالوں میں ”آٹا چِھڑک دینا“ دوست نے کہا: یار! تم زندَگی میں تو مذاق مسخری کرتے رہے ہو اب آخری وَقت میں تو اس سے باز رہو! اُس نے کہا: اگر تم واقعی میرے خیر خواہ ہو تو میں جو کہتا ہوں وہ کر دینا۔ دوست ہنس کر راضی ہو گیا اور انتِقال کے بعد اُس نے دفن کرتے وقت اُس کی داڑھی اور سر کے بالوں پر آٹا چھڑک دیا۔ چند روز بعد اپنے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ مرحوم

بولا: مجھ سے سُوال ہوا: تم نے آٹا چھڑکنے کی وصیّت کیوں کی تھی؟ میں نے عرض کی: یا اللہ پاک میں نے تیرے محبوب مُحمّدٌ رَّسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد سُنا تھا: اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحِیْ عَنْ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسلِم (معجم اوسط، 4/82، حدیث: 5286) (یعنی بلا شبہ اللہ پاک مسلمان کے بُڑھاپے سے حیا فرماتا ہے) بوڑھا ہونا میرے اختیار میں نہ تھا اس لئے سوچا کہ لاؤ ”بُڑھاپے کی صورت“ ہی بنالوں۔ تو اللہ پاک نے فرمایا: جاؤ! میں نے تجھے بخش دیا۔

رحمتِ حق بہا، نہ مے جُوید　　رحمتِ حق بہانہ مے جُوید

(اللہ کی رحمت قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ کی رَحمت بہانہ چاہتی ہے)

## سفید بال قِیامت میں نور ہوں گے

آج کل عُمُوماً سِن رَسیدہ اسلامی بھائی سفید بالوں سے کتراتے ہیں حالانکہ مسلمان ہونے کی حالت میں بُڑھاپے کی وجہ سے سفید بال آنا بڑی سعادت کی بات ہے چُنانچِہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ پاک اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ مُعاف فرمائے گا اور اُس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمائے گا۔ (الترغیب والترہیب، 3/86، حدیث: 6)

## آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو خوفِ خدا سے رونا آئے تو وہ آنسوؤں کو کپڑے سے صاف نہ کرے بلکہ رُخساروں پر بہ جانے دے کہ وہ اِسی حالت میں ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہوگا۔“

(شعب الایمان، 1/493، حدیث: 808)

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا

(وسائلِ بخشش، ص194)

## گھر میں چُھپ کر رونا اچھا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا اور عشقِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں بہنے والے آنسو بے شک نہیں پونچھنے چاہئیں مگر دوسروں کی موجودگی میں روتے ہوئے یہ غور کرلینا ضَروری ہے کہ نہ پونچھنے سے مقصود کہیں یہ تو نہیں کہ لوگ میرے آنسو دیکھ لیں تاکہ مجھ سے مُتاثر ہوں کہ واہ! واہ! بَہُت نیک آدمی یا بڑا عاشقِ رسول ہے! اگر مَعاذَ اللہ ایسا ہے تو یہ رِیاکاری ہے اب آنسو نہ پُونچھنے کی فضیلت کیسی! اُلٹا جہنّم کی حقداری ہے۔ جس کو سب کے سامنے رونے میں ''رِیاکاری'' کا اندیشہ ہو اُسے چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''اَخلاقِ صالحین'' (صفحات 74) صَفحہ 30 پر دی ہوئی اِس حِکایت کو پیشِ نظر رکھے چُنانچِہ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سَجدے میں رورہا ہے، فرمایا: نِعمَ هٰذَا لَوْ كَانَ فِي بَيْتِكَ حَيْثُ لَا يَرَاكَ النَّاس۔ یعنی یہ (رونا) اچھّا کام ہے اگر گھر میں ہوتا، جہاں لوگ نہ دیکھتے۔ (تنبیہ المغترین، ص32)

میرے چہرے پر کفن ڈھک دیجئے ساتھیو رُسوا مجھے مت کیجئے
بڑھتے جاتے ہیں گُنَہ عطّار آہ! کچھ تو اظہارِ ندامت کیجئے

(وسائلِ بخشش، ص219)

## آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے

حضرت محمد بن مُنکَدِر (مُن۔کَ۔دِر) رحمۃُ اللہ علیہ جب روتے تو اپنے چہرے اور داڑھی پر آنسو مَل لیتے اور فرماتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آگ اُس جگہ کو نہ چُھوئے گی

جہاں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسو لگے ہوں۔(احیاء العلوم،4/201)اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم۔

یاخدا بہرِ رضا عطارؔ کو وہ آنکھ دے
ہو غمِ محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام

(وسائلِ بخشش، ص154)

## رونا نہ آئے تو بکوشش روئیں

حضرت عبدُاللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی کو عِلم ہوتا تو وہ اِس قَدَر چیختا کہ اُس کی آواز پھٹ جاتی اور اِس طرح نَماز پڑھتا کہ اُس کی پیٹھ ٹوٹ جاتی۔“(الزہد لابن المبارک، ص356، رقم:1007) یہ نقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اِحیاءُ الْعُلوم جلد 4 صفحہ 230 پر فرماتے ہیں: گویا اُنہوں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِس حدیثِ مبارک کی طرف اشارہ کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم وہ بات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔“(بخاری،4/243، حدیث:6485)

سوزِشِ عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم
آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں

(وسائلِ بخشش، ص121)

## اللہ پاک ایک قطرۂ آنسو سے آگ کے کئی سَمُندر بجھا دے گا

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (خوفِ خدا کے باعث) جو آنکھیں ڈَبڈَبائیں گی (یعنی آنسوؤں سے بھر جائیں گی)، اُس چہرے پر قِیامت کے دن سیاہی اور ذِلّت

نہیں چڑھے گی اور اگر ان ڈَبڈَبانے والی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے تو اللہ اُن آنسوؤں کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی آگ کے کئی سَمُندر بجھا دے گا اور جس قوم میں سے کوئی شخص (خوفِ خدا سے) روتا ہے، اُس قوم پر رحم کیا جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، 4/201)

آگ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو عشق کی آگ میں دل جن کے جَلا کرتے ہیں
(وسائلِ بخشش، ص143)

## ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ایک قطرۂ اَشک

حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ”اللہ پاک کے خوف سے آنسو کا ایک قطرہ بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے۔“
(شعب الایمان، 1/502، حدیث: 842)

دُرِّ نایاب بِلاشک ہیں وہ ہیرے انمول اشک آقا کی جو یادوں میں بہا کرتے ہیں
(وسائلِ بخشش، ص143)

## زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت

حضرت کعبُ الاَحبار رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: خوفِ خدا سے آنسو بہانا مجھے اپنے وَزن کے برابر سونا صَدَقہ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ جو شخص اللہ پاک کے ڈر سے روئے اور اُس کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر جائے تو آگ اُس (رونے والے) کو نہ چُھوئے گی۔ (درۃ الناصحین، ص253)

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جحیم سے اولاد پہ بھی بلکہ جہنّم حرام ہو
(وسائلِ بخشش، ص189)

## خوفِ خدا سے نکلے ہوئے آنسو کا قطرہ حُور نے چہرے پر مَل لیا

حضرت احمد بن ابو الحُواری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک حُور کو

دیکھا جس کے چہرے پر نور کی چمک تھی میں نے پوچھا: تمہارے چہرے کی یہ چمک دمک کس وجہ سے ہے؟ وہ بولی: تمہیں وہ رات یاد ہے جس میں تم روئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تمہارے آنسو مجھے لا کر دیئے گئے تو میں نے ان کو اپنے چہرے پر مل لیا چنانچہ میرے چہرے کی یہ چمک دَمَک آپ کے اُسی آنسو کی وجہ سے ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص422)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## گناہ کے باوُجود خوش رہنا جہنّم میں گرا سکتا ہے!

ایک عبادت گزار کا قول ہے: اگر کوئی شخص گناہ کرے اور ہنسے تو یقین جانو کہ اللہ پاک اُس بے باک کو جہنّم میں ڈال دے گا اور وہاں وہ روئے گا اور اگر کوئی شخص طاعت و بندَگی بجالائے پھر بھی خوفِ خدا کے باعِث روئے تو بالیقین اللہ پاک اُسے جنَّت میں داخِل فرمائے گا اور وہ وہاں خوشی سے رہے گا۔ (المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد، ص5 ملخصا)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص134)

## بے باکی سے گناہ کرنا بہت سخت بات ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ بُرا اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے مگر ہنس ہنس کر اور بے باکی (یعنی بے خوفی) کے ساتھ گناہ کرنا یہ بَہُت زیادہ تباہ کُن ہوتا ہے، بے دھڑک گناہ کر ڈالنے والوں کو اللہ پاک کے قہر و غضب سے ڈر جانا چاہئے، خدا کی قسم! جہنّم کی گرمی کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اللہ پاک پارہ 10 سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 81 تا 82

میں جہنّم کی حالت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ جہنّم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی۔ تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بَہت روئیں۔

## ۔۔۔تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مُدّت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مُقابِل تھوڑا ہے کیونکہ دُنیا فانی (یعنی فنا ہونے والی) ہے اور آخرت دائم (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے اور باقی ہے۔ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل (یعنی گناہ) کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بَہُت روتے۔

(بخاری، 4/243، حدیث: 6485)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش! ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص78)

## اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والو!

اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والے نادانو! اِس سے قبل کہ موت تمہاری غفلت بھری ہنسی کا خاتِمہ کردے سچّی توبہ کرلو! خود کو ڈرانے، سنجیدہ بنانے اور جہنّم میں روتے ہوئے جانے سے بچانے کیلئے اِس رِوایت پر غور کرو! جس میں حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

فرمایا ہے: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی روئیں گے یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔(شرح السنۃ للبغوی،7/565، حدیث:4314) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیتے جی اپنے گناہوں کے ڈر، رب کے خوف، اُس کی رَحمت کے شوق، اُس کے حبیب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے عشق میں جتنا ہو سکے رولو ایسے رونے کا انجام اِن شاءَ اللہ خوشی و شادمانی ہے۔(مراٰۃ المناجیح،7/545)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر　　بے حساب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص132)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## رِقّت انگیز دعا کی چوٹ نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کو بھگانے، سوئی ہوئی قسمت جگانے، خوفِ خدا میں رونے کا جذبہ بڑھانے، سچّی توبہ کی سعادت پانے، غمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں آنسو بہانے اور اپنا سینہ مدینہ بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہیے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، نیک اعمال کے رسالے کے مطابق زندگی گزاریئے

اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ”جائزہ“ کرکے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس دینی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے“ کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں: تاندلیانوالہ (ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے جب پہلی بار (1426ھ بمطابق 2005ء) میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے بَینَ الْاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) میں شرکت کی تو دینی ماحول سے وابَستہ ہوگیا اور اِس قَدَر جذبہ ملا کہ کراچی آکر دعوتِ اسلامی کے جامِعۃُ المدینہ میں درسِ نِظامی کے اندر داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت اَلحمدُ لِلّٰہ! دورۂ حدیث کر رہا ہوں۔ میرا ایک دوست پہلے دینی ماحول میں تھا مگر وہ شرابی دوستوں کی صحبت کے سبب خراب ہوگیا اور مَعاذَ اللہ نَماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ مجھے اس کا بَہُت قَلَق (یعنی دُکھ) تھا۔ میں جب بھی اپنے گاؤں مَسُرِیرہ چک، تاندلیانوالہ جاتا اُس پر اِنفِرادی کوشِش کرتا، وہ سُنی ان سُنی کر دیتا، مگر میں نے ہمّت نہ ہاری۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے (1427ھ بمطابق 2006ء) میں پھر اُس کو بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتِماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) کی دعوت پیش کی۔ اجتِماع آیا اور گزر گیا میری اُن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ عید کے دن میں نے اپنے گھر میں

سے جھانکا تو ایک ہلکی سی داڑھی والے باعمامہ اسلامی بھائی دُور سے ہمارے گھر کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے، میں ان کو پہچان نہ سکا، جب وہ قریب آئے تو میں خوشی سے اُچھل پڑا کیوں کہ یہ تو میرے وُہی بچھڑے ہوئے دوست تھے، میں نے دوڑ کر جوشِ مَحَبَّت میں ان کو سینے سے چمٹا لیا اور دینی ماحول میں واپَسی پر مبارَکباد پیش کی۔ جب اِس مَدَنی انقِلاب کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے: آپ کی دعوت پر تین روزہ سنّتوں بھرے اجتِماع (صحرائے مدینہ ملتان شریف پاکستان) میں حاضِر ہوا تھا، وہاں اِختِتامی رِقّت انگیز دعا میں میرے دل پر مَدَنی چوٹ لگ گئی، دُعا میں خوفِ خدا کے سبب رونا دھونا مچا ہوا تھا، میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ دیکھ تو سہی! نیک پرہیز گار عاشِقانِ رسول تو گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنے پَروَرْدَگار کے دربار میں گِڑ گِڑا رہے ہیں اور آنسو بہا رہے ہیں جبکہ تُو تو یقینی طور پر سرتاپا گناہوں میں گِھرا ہوا ہے مگر تجھے اِس کا کوئی احساس نہیں! بس بھائی! میرا بھی بند ٹوٹا، میں بھی خوب رویا اور رو رو کر میں نے اپنے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور اُسی وَقت داڑھی شریف بڑھانے اور عمامۂ پاک سجانے کی پکّی نیّت کر لی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! انہوں نے پُر جوش انداز میں ”دعوتِ اسلامی“ کے دینی کاموں کی دھوم مچانی شُروع کر دیں۔ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی حاضِر ہو کر مَدَنی قافِلہ کورس کرنے کی بھی سعادت حاصِل کی اور ترقّی کرتے کرتے آٹھ نو ماہ میں دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کے نگران بن گئے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر    کے اچّھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی    ترقّی کا باعِث بنا مَدَنی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص604)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## کلیجہ ہلا دینے والی ایک سچّی داستان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ہمیں یہ درس ملا کہ بِالخصوص اپنے جاننے پہچاننے والوں کی بد اعمالیوں پر دل جلاتے رہنا اور ان پر انفِرادی کوشِش کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے کہ نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے! نیز یہ بھی درس ملا کہ بُری صحبت سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہیے کہ یہ اچّھے بھلے نیک انسان کو بھی شیطان کے قدموں میں لا پٹختی ہے۔ یہ تو اُن اسلامی بھائی کی خوش نصیبی کہ اپنے ہمدرد اسلامی بھائی کی کُڑھن اور انفِرادی کوشِش کے صدقے شرابیوں کی صحبتوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، ورنہ بُری صحبت اور بِالخصوص شرابیوں اور جُواریوں کی سنگت ایسا تباہ کرتی ہے کہ تباہی بھی لرز اٹھتی ہے! جُواریوں کی صحبت کے بھیانک انجام کی ایک سچّی داستان سناتا ہوں، کلیجہ تھام کر سنئے اور بُری صحبت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے توبہ کیجئے چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب و غریب بدبو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سراغ ملا، وہ بدبو ایک بند گھر سے آ رہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رُونگٹے کھڑے ہو گئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہو گئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوا میں بَہُت ساری رقم

جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔

اے جُواری تُو جوئے سے باز آ ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا
تُو نشے سے باز آ مت پی شراب دو جہاں ہوجائیں گے ورنہ خراب
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر قبر سن لے آگ سے جائے گی بھر

(وسائلِ بخشش، ص668،669)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## فہرس


خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت ........................ 1
دُرُود شریف کی فضیلت ........................ 1
رونے والوں کے صَدقے نہ رونے والوں کی بخشش ........ 1
مکھی کے سر برابر آنسو ........................ 2
ایک میل تک سینے کی گڑ گڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی! ........ 3
سرکارِ مدینہ کے بعد کس کا رُتبہ ہے؟ ........................ 3
شجر و حجر بھی رونے لگتے ........................ 4
جنّت و جہنّم کے درمیان گھاٹی ہے ........................ 4
آنسو کے ہر قطرے سے ایک فِرِشتے کی پیدائش ........... 5
رونے والا ہر گز جہنّم میں داخِل نہیں ہو گا ........................ 5
خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا ........................ 6
اگر آپ نَجات چاہتے ہیں تو۔۔۔ ........................ 6
مُوسلا دھار بارِش شروع ہو گئی ........................ 7
برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج ........................ 8
خوفِ خدا سے رونا سنّت ہے ........................ 8
رونے جیسی صورت بنالے ........................ 9
سر اور داڑھی میں آٹا چھڑکنے کی انوکھی وصیّت .......... 10
سفید بال قِیامت میں نور ہوں گے ........................ 11
آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت ........................ 11
گھر میں چُھپ کر رونا اچھا ہے ........................ 12
آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے ........................ 12
رونا نہ آئے تو کوشِش رو ئیں ........................ 13
ایک قطرۂ آنسو آگ کے کئی سَمُندر بجھا دے گا........... 13
ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ایک قطرۂ اَشک..... 14
زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت ......... 14
آنسو کا قطرہ حُور نے چہرے پر مَل لیا ........................ 14
گناہ کے باوُجُود خوش رہنا جہنّم میں گرا سکتا ہے!........... 15
بے باکی سے گناہ کرنا بہت سخت بات ہے ................ 15
تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے ........................ 16
اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والو! ........................ 16
رِقّت انگیز دعا کی چوٹ نے کہاں سے کہاں پہنچادیا!........ 17
کلیجہ ہلا دینے والی ایک سچّی داستان ........................ 20

## خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا

حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ خوشگوار ہے: جو شخص اللہ پاک کے خوف سے روئے، اللہ پاک اُس کی بخشش فرمادے گا۔ (ابن عدی، 5/396)


فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net